کروشین وفد کے ساتھ ملاقات

بعد ازاں آٹھ بجکر 35 منٹ پر ملک کروشیا سے آنے والے وفد کی حضور انور سے ملاقات شروع ہوئی۔ کروشیا سے آٹھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

ملاقات کے آغاز میں وفد کے تمام ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور حضور انور سے ملاقات ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔

❁ **وفد کی ایک ممبر خاتون نے سوال کیا کہ جب سے آپ خلیفہ بنے ہیں آپ کی زندگی کیسے تبدیل ہوئی ہے اور اس نے آپ کی فیملی کو کتنا متاثر کیا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت بڑا فرق پڑا ہے۔ میرا روزانہ کا معمول آج کے معمول سے بہت مختلف تھا۔ صبح سے شام تک جو میں کرتا ہوں، وہ سب جماعت کی خدمت ہے۔ تو بہت بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ مجھے وہ بھی کام کرنے پڑے ہیں جن کی مجھے عادت نہ تھی۔ مجھے نہیں یاد شاذ ہی کبھی میں نے کوئی تقریر یا کوئی لیکچر دیا ہوگا یا سٹیج پر آیا ہوں گا۔ لیکن اب اتنا کثرت سے ہوتا ہے کہ میں اس کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

❁ **بعد ازاں ایک خاتون نے عرض کیا کہ:** میں عیسائی ہوں اور قرآنِ کریم میری نظر میں ایک سچائی ہے اور یہ بائبل کی نسبت میرے دل کے زیادہ قریب ہے۔ میں دونوں کا مطالعہ کر رہی ہوں اور موازنہ کر رہی ہوں، یہ بہت دلچسپ کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر خاتون نے بتایا کہ وہ قانون پڑھ رہی ہیں اور فارغ اوقات میں مطالعہ کرتی ہیں۔ اور مطالعہ کا یہ کام بہت دلچسپ ہے۔ مثلاً میں اپنے دوستوں کو کہتی ہوں کہ سور کھانا بائبل نے بھی حرام کیا ہے، لیکن یہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ: مجھے ایک بات احمدیوں کے بارے میں سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کی تصاویر دیواروں پر لگائی ہوتی ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ مسیح علیہ السلام اور آپ روحانی وجود ہیں۔ لیکن میرے لئے تصاویر کوئی روحانی حیثیت نہیں رکھتیں۔ مثال کے طور پر عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے کے لئے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ماننے کے لئے ان کی تصویر کی ضرورت نہیں ہے اور آپ کو ان کے پیغام کی یاد دہانی کے لئے کسی تصویر کی ضرورت نہیں ہے۔ یعنی کسی کے پاس خدا کی تصویر نہیں ہے، لیکن ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو تصاویر کیوں رکھی جاتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو یہ تصاویر ان افراد کی محبت کی وجہ سے لگائی جاتی ہیں، جیسا کہ آپ اپنی فیملی کی تصاویر بھی لگاتے ہیں تو یہ ایک مختلف چیز ہے۔ لیکن اگر یہ سمجھا جائے کہ یہ تصاویر کوئی روحانی اثر رکھتی ہیں، تو یہ بالکل غلط ہے، تصاویر میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ اس لئے ہماری جماعت میں فقہ کے لئے ایک کمیٹی قائم ہے اور کافی عرصہ قبل انہوں نے اس بات کا فتویٰ دیا ہوا ہے کہ اگر کہیں یہ سمجھ کر تصویر لگائی جا رہی ہے کہ اس سے کچھ حاصل کرنا ہے یا اُس کے آگے جھکنا ہے تو تصویر لگانے کی اجازت نہیں ہے، حتیٰ کہ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی تصویر لگانے کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک دلچسپ بات جو میرا خیال ہے، وہ یہ ہے کہ مسیح دو ہیں۔ ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مسیح اور ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیح ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسیحِ موسیٰ علیہ السلام اور مسیحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نبی ہیں۔ میں عیسیٰ کو نبی مانتا ہوں اور دونوں کی تصاویر موجود ہیں۔ حضرت عیسیٰ کی تصویر کفنِ مسیح پر ہے اور میرے ایمان کے مطابق یہ عیسیٰ کی اصلی تصویر ہے۔ اور دوسری طرف حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھی اب تک محفوظ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ آپ کی تصویر کو ہر جگہ دکھایا جائے اور آویزاں کیا جائے۔ ایک مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ آپؑ کے ایک بڑے مخلص صحابیؓ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر پوسٹ کارڈ پر چھپوا دی۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں پوسٹ کارڈز بھجوانے کا رواج تھا۔ جب حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کا علم ہوا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام پوسٹ کارڈز کو جلانے کا ارشاد فرمایا۔ تو صرف تصویر کچھ نہیں کر سکتی۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی کے چہرے کو دیکھ کر اس کی سچائی جان جاتے ہیں۔ اور ایسا ہوا بھی ہے کہ یورپ، افریقہ میں بہت سے ایسے افراد جنہوں نے بیعت کی ہے، انہوں نے مجھے لکھا کہ انہوں نے خواب میں کسی کو دیکھا ہے اور وہ اس وجود کو نہیں جانتے، اور اس وجود نے خواب میں کہا ہے کہ اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ یا خواب دیکھنے والے کو کوئی راہ دکھلائی ہے۔ اور بعد میں جب کسی احمدی دوست نے انہیں یہ تصویر دکھائی، اپنے گھر لے کر گیا، کسی میگزین وغیرہ میں تصویر دکھائی تو انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہی وہ وجود ہے جس کو انہوں نے خواب میں دیکھا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ چہرہ دیکھ کر بات اخذ کر لیتے ہیں اور بعض میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ تصویر دیکھ کر بہت کچھ جان جاتے ہیں۔ تو یہی وجہ ہے، نہیں تو اس کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس سے روحانیت بڑھ جاتی ہے، تو ہرگز نہیں۔ میں خود بھی یہ چیز نہیں پسند کرتا۔ 2006ء میں جب آسٹریلیا کا سفر کیا تو وہاں کی جماعت نے محکمہ ڈاک سے رابطہ کر کے میری تصویر کے ساتھ ایک ڈاک ٹکٹ جاری کروائی۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے تمام ضائع کروا دیں۔

❁ **ایک ممبر نے سوال کیا کہ یہ کیسے ہوا ہے کہ پہلے خلیفہ کے علاوہ تمام ایک ہی فیملی کے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا ہے۔ یہ خدا کی مرضی ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ چاہے ویسا ہی ہوتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء آئے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کس کو منتخب کرتا ہے۔ ایک الیکٹورل کالج کے ذریعہ خلیفہ کا انتخاب ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی ان ممبران کے دلوں میں ڈالتا ہے اور وہی منتخب کرتا ہے۔ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے منتخب ہونا ہے۔

❁ **اس پر وفد کی اس ممبر نے سوال کیا کہ کیا کبھی آپ کے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ آپ بھی خلیفہ منتخب ہو سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب میں منتخب ہوا تو میں نے الیکٹورل کالج کے چیئر مین سے پوچھا کہ کیا ایسی کوئی گنجائش موجود ہے کہ معذرت کی جا سکے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرے خلیفہ کے انتخاب کے وقت بلکہ انتخاب سے پہلے جماعت میں اختلاف ہو گیا تھا۔ آپ کو شاید معلوم ہو کہ جماعت کے دو گروپس ہیں۔ ایک بہت ہی چھوٹا گروپ ہے اور ایک بڑا گروہ ہے جو خلافت پر یقین رکھتے ہیں۔ جب یہ اختلاف شروع ہوا، تو اس اختلاف کے وقت بھی دوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مخالفین کو کہا کہ جسے بھی آپ لوگ بطور خلیفہ منتخب کر لیں، میں اسے قبول کروں گا۔ مجھے خلیفہ بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

❁ **ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا آپ لوگ دیگر مذاہب سے بین المذاہب مکالموں کی تائید کرتے ہیں؟ مثلاً کیا آپ کبھی پوپ سے ملے ہیں، اور اگر ملے ہیں تو کیا بات ہوئی؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے کبھی پوپ سے ملنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن ہمارے دوسرے خلیفہ نے 1924ء میں ایک مرتبہ کوشش کی تھی لیکن اس نے ملاقات نہیں کی اور یہ عذر دیا تھا کہ چونکہ میرا محل زیرِ تعمیر ہے اسلئے خوش آمدید نہیں کہا جا سکتا، وغیرہ۔ اس دور میں اٹالین اخبار نے بھی یہ خبر دی تھی کہ پوپ نے ملاقات سے اس عذر کی وجہ سے انکار کر دیا ہے کہ اس کا محل زیرِ تعمیر ہے۔ چونکہ پوپ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو ملنا نہیں چاہتا اس لئے اس کا محل کبھی بھی مکمل نہ ہو سکے گا۔

❁ **وفد کی ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا آپ دیگر مذاہب کے سربراہان سے بات کریں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری طرف سے کوئی روک نہیں، ہم تو open ہیں اور ملنا چاہتے ہیں۔ ہمارے دل کھلے ہیں، گزشتہ سال God in 21st Century کے نام سے ہم نے گلڈ ہال لندن میں انٹر فیتھ سیمینار کیا تھا۔ اسرائیل سے یہودیوں کے نمائندے شامل ہوئے تھے۔ چرچ کے نمائندہ موجود تھے۔ دروزی بھی تھے۔ ہندو نمائندے بھی اور دوسرے مذہبی لیڈرز بھی موجود تھے۔ دلائی لامہ کا نمائندہ بھی شامل ہوا تھا۔ میں نے بھی وہاں بات کی تھی۔ ایک ہی پلیٹ فارم پر سب کو موقع دیا۔ ہم نے خود سارا انتظام کیا تھا۔ ہم تو پہلے ہی ایسی کوشش کر رہے ہیں کہ ایک ہاتھ پر اکٹھے ہوں اور دنیا میں امن قائم ہو۔

❁ **وفد کے ایک ممبر نے سوال کیا کہ نوجوان نسل کے لئے آپ کا سب سے بڑا concern کیا ہے؟ آپ ان کے لئے کیا چاہتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نوجوان نسل کے لئے اور ہر احمدی کے لئے یہی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے خدا کو پہچانیں۔ دو باتیں بہت ضروری ہیں، جس کے بارے میں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں یہ دو باتیں لے کر آیا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ کہ لوگوں کو اپنے خالق کے قریب کرنا اور دوسرا بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کا احساس کرنا ہے۔ یہ دو چیزیں ہیں جو ہر ایک کے لئے اہمیت کی حامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کا سوال یہ ہے کہ ہمارے نوجوان بھی دیگر مسلمانوں کی طرح انتہا پسند ہیں تو ہمیں ایسی کوئی تشویش نہیں ہے۔ شکر ہے ہم ایسی احمقانہ حرکتوں سے پاک ہیں۔

☆ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ کیا احمدی مسلمان ممالک**

میں اقلیتی عیسائی جماعتوں کی مدد کرتے ہیں؟ جہاں وہ محفوظ نہیں ہوتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام تو یہی کہتا ہے کہ انہیں محفوظ ہونا چاہئے۔ جہاں ہمیں معلوم ہوتا ہے، ہم مدد کرتے ہیں۔ ربوہ میں 98 فیصد آبادی احمدی ہے۔ ہم نے اپنی زمین سے عیسائیوں کو چرچ بنانے کے لئے زمین دی ہے۔ ابھی ہمیں مسلمان ممالک میں ایسی قوت حاصل نہیں ہے کہ ہم بتا سکیں کہ حقیقی اسلامی حکومت کیسی ہوتی ہے۔ ایک حد تک ہم ان کی مدد کرتے ہیں۔

❀ وفد میں موجود ایک مہمان نے سوال کیا کہ میں احمدیہ جماعت کا مطالعہ کر رہا ہوں، اور کتاب "Pathway to Peace" بھی پڑھ رہا ہوں۔ اس کے آخر پر آپ نے مختلف سربراہان کے نام جو خطوط لکھے ہیں، وہ درج ہیں۔ کیا آپ کو ان کے جوابات موصول ہوئے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یونائیٹڈ سٹیٹس سے تو نہیں ملا۔ پریذیڈنٹ کے ایک قریبی ایڈوائزر نے کہا تھا کہ وہ جواب کے لئے بات کرے گا۔ لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ ان کا کوئی ادارہ ہے۔ شاید پینٹا گون نے انہیں منع کیا ہے کہ اس خط کا جواب نہیں دینا۔ اگر دیا تو مشکل میں پڑ جاؤ گے۔ کینیڈا کے پرائم منسٹر نے جواب دیا تھا لیکن اتنا مناسب جواب نہ تھا۔ صرف یوکے کے وزیرِ اعظم ڈیوڈ کیمرون نے اچھا جواب بھجوایا تھا اور اس میں sensible باتیں لکھی تھیں اور یہ بھی لکھا تھا کہ G8 جواب G7 ہے اپنے نیوکلیئر ہتھیار کم کرنے پر غور کر رہے ہیں اور 2020ء تک کافی کمی ہو جائے گی، اس طرح کی کافی باتیں لکھی تھیں۔ یہ جواب موجود ہیں اسلئے بتا رہا ہوں، اگر کوئی confidential بات ہوتی تو میں نہ بتاتا۔

❀ کروشین وفد کی ایک رکن یاسیپا (Josipa) صاحبہ نے کہا: جلسہ سالانہ جرمنی پر آنے سے قبل مَیں نے جماعت احمدیہ کے موجودہ سربراہ کی کتاب "World Crisis and Pathway to Peace" کا مطالعہ کیا۔ اسی طرح سال 2014ء اور 2015ء میں امن کے بارہ میں منعقدہ سمپوزیم میں خلیفۃ المسیح کے دونوں خطابات کا بھی مطالعہ کیا۔ میرے ذہن پر یہ تأثر تھا کہ جماعت کے موجودہ سربراہ بعض معاملات پر سخت مؤقف رکھتے ہیں اور مزاج کے بھی سخت ہوں گے۔ تاہم جب میری جماعت کے سربراہ سے ملاقات ہوئی تو مَیں نے آپ کو ایک بالکل مختلف شخصیت پایا۔ آپ انتہاء کے حلیم، نرم دل، خوش مزاج اور ہنس مکھ طبیعت کے نکلے۔ آپ اپنے مخاطب سے بہت ہی خوشگوار موڈ میں گفتگو کرتے ہیں اور اپنے نقطۂ نظر کو بہت ہی سادے اور سیدھے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ اتنی زیادہ مصروفیات کے باوجود جس خوش دلی اور محبت کے جذبہ کے ساتھ ملتے ہیں وہ بہت ہی متأثر کُن ہے اور صاف نظر آتا ہے کہ خلیفۃ المسیح کو کسی غیبی طاقت کی تائید حاصل ہے۔

❀ کروشین وفد کے ایک رکن برونو (Bruno) صاحب نے کہا: مَیں نے جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات کا بڑی گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور صاف نظر آ رہا ہے کہ اتنے بڑے اجتماع کو کامیاب طریق سے منعقد کرنے کے لئے بہت عمدہ منصوبہ بندی کی گئی ہے اور تمام کارکنان کے جذبہ خدمت سے بہت زیادہ متأثر ہوا ہوں۔ جلسہ کے دوران کہیں بھی پولیس نظر نہیں آئی۔ جس اطمینان، امن اور نظم و ضبط کے ساتھ افراد جلسہ کے مختلف اوقات میں مختلف پروگراموں میں شامل ہوئے کہ ایسے ماحول میں واقعی پولیس کا کوئی کام نہیں۔

کروشین وفد کی ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 55 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں وفد کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے۔